(Section B)

Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i) مکتب اور مدارس میں فرق بتائیے؟

مکتب: مکتب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لکھنے کی جگہ یا لکھنے کے میز کے ہیں یعنی جہاں بچوں کو ابتدائی تعلیم میں لکھنے کا فن سکھایا جاتا ہے اسے مکتب کہتے ہیں۔ مکتب عموماً مسجد کے اندر ہی قائم تھے۔ اس میں قاری یا استاد صاحب کی سہولت کے لیے استاد کو بھی مرتب کیا تھا۔ اس میں پڑھانے والے کو معلم کہتے ہیں۔

مدارس: مدارس جمع ہے مدرسہ کی یعنی درس پڑھانے کی جگہ۔ درس یعنی سبق اس کے لغوی معنی درس یا سبق پڑھانے کی جگہ۔ اسے مدارس کہا گیا ہے جس کی ضرورت مکتب کی تعلیم کے بعد پیش آئی تھی۔ یہ زیادہ تر مسجد سے باہر کھلی جگہوں پر قائم کیا جاتے۔ مدارس میں پڑھانے والوں کو مدرس کہتے تھے۔

.....

Q. No. 2 Part (ii) سوال نمبر 2 جز (ii) سارجنٹ رپورٹ کے کوئی پانچ اہم نکات تحریر کریں۔

① **نکات:**

1. چودہ برس کی تمام عمروں کے بچوں کو تعلیم مفت اور لازمی ہے۔
2. سات سے گیارہ سال تک کے بچوں کو دی جانے والی تعلیم پر لازمی کی جائے گی۔
3. گیارہ سے سولہ سال تک کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دی جائے گی۔
4. صنعتی اور تجارتی نظام تعلیم کو بہتر بنایا جائے گی۔
5. ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کی تعلیم کو ملک کی جماعت کے اندر موثر ذرائع کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔
6. خصوصاً اور معذور بچوں کے لیے تعلیمی اداروں کا قیام کیا جائے گا۔

Q. No. 2 Part (iii) مانیٹوریل سسٹم پر مختصر نوٹ لکھیں۔ **سوال نمبر 2 جز (iii)**

مانیٹوریل سسٹم نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سسٹم کے تحت بڑی جماعتوں کے طالب علم اپنے زمانہ طالب علمی میں ہی اپنی پڑھی ہوئی کتابوں کو چھوٹی جماعت کے طالب علموں کو پڑھاتے تھے اس میں ان پر نظم و نسق کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ اس سے بہت فائدے حاصل ہوئے اس سے معلم کے لیے آسانی ہوتی تھی اور دوسرا پڑھانے والے طالب علموں کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہوتی تھی۔ تاہم علماء کے ہاں یہ دستور تھا وہ جب درس دے چکے ہوتے تو آخر اس کے سب سے اچھے دو یا زیادہ طالب علموں کو وہ سبق دوہراتا تھا اس سے طالب علموں کے ذہن میں وہ سبق پختہ ہوتا تھا۔ اس پڑھانے والے بچے کو مفید کہتے تھے۔

Q. No. 2 Part (iv) درسی نظام کے نصاب کی اہم خصوصیات تحریر کریں (پانچ) **سوال نمبر 2 جز (iv)**

درسی نظامی کی خصوصیات:

1* اس میں فلسفہ و منطق کی نسبت قرآن حدیث پر زور تھا۔
2* اس میں تاریخ اور جغرافیہ جیسے مضامین شامل نہ تھے۔
3* صرف و نحو کی نئی کتابیں شامل تھی۔
4* درسی نظامی کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس سے قوت مطالعہ قوی ہو جاتا۔
5* درسی نظامی کی خصوصیات میں سے مضامین کی وسعت کے بجائے فہم و تاثیر پر زیادہ توجہ دی گئی تھی۔

(Section B)

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v) قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 کے مطابق تعلیم کے لیے مقرر کردہ مقاصد کی فہرست لکھیے۔

قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 کے مقرر کردہ مقاصد کی فہرست درج ذیل ہے۔

اسلامک ایجوکیشن
* اسلامک ایجوکیشن
* ابتدائی تعلیم
* مسجد سکول
* تربیت عوامل
* انتخابات

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi) متوسط طبقہ تعلیم پر سرمایہ کاری کیوں خیال کرتا ہے۔

متوسط طبقہ:

ہمارے معاشرہ طا ایک بڑا طبقہ متوسط زندگی بسر کر رہا ہے۔ ان میں سرکاری ملازمین، تاجر اور کسان ہیں یہ معاشی طور پر اتنے مستحکم نہیں ہوتے کہ یہ اپنی تمام تر ضروریات زندگی اور خواہشات کو پورا کر سکیں اس لیے یہ تعلیم میں سرمایہ کاری کو موثر سمجھتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں یونیورسٹی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ خود کو معاشی طور پر مستحکم کر سکتا ہے اس لیے ان کو سب سے پہلے تعلیم میں سرمایہ کاری کا خیال آتا ہے۔

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii) تعلیم نسواں میں کمی کی وجوہات لکھیے۔

تعلیم نسواں میں کمی کی وجوہات۔

1. آبادی میں اضافہ
2. تعلیمی اداروں کا فقدان
3. قدامت پسندی
4. عمومی رویہ
5. مخلوط تعلیم
6. گھریلو ذمہ داری

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii) تارک مدرسہ سے کیا مراد ہے؟ غیر موزوں نقاب کیسے ترک مدرسہ کی وجہ بنتا ہے۔

★ **ترک مدرسہ:** ترک مدرسہ سے مراد وہ بچے جو پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہی سکول چھوڑ دیتے ہیں وہ شروع میں کسی کے کہنے کی طرح سکول پڑھنا شروع تو کر دیتے ہیں لیکن دوسری یا تیسری جماعت تک پڑھنے کے بعد کچھ وجوہات کی بنا پر ترک مدرسہ کر دیتے ہیں

★ **غیر موزوں نقاب:** غیر موزوں نقاب ترک مدرسہ کی ایک بہت بڑی وجہ ہے اکثر والدین ناخواندہ ہوتے ہیں تو وہ یہ سوچتے ہیں کہ بچوں کو آئندہ زندگی کی ضروریات کے مطابق تعلیم دینی چاہیے تاکہ وہ آگے اس کو کسی کام میں لا سکے لیکن بدقسمتی سے ہمارا معیار تعلیم میں ہی حال وہ نقاب شامل ہیں ہے تو بہت سے لوگ [illegible]

(Section B)

سوال نمبر 2 جز (ix) دیہی تعلیمی ترقی سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلے میں حکومتی اقدامات بیان کریں۔

Q. No. 2 Part (ix)

* دیہی تعلیمی ترقی:- دیہی تعلیمی ترقی سے مراد سائنس اور ٹیکنالوجی کی نت نئی دریافتوں اور ایجادات کو دیہی لوگوں کے زندگی پر استعمال کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی منصوبہ جات کامیاب بنوانے جس وہاں کے لوگوں میں تبدیلی کے عناصر کا کردار ادا کرے۔

دیہی تعلیمی ترقی چونکہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ہماری حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس کے تحت میں حکومت نے سکول ریفارمز کے پروگرام کے تحت دیہی علاقوں میں بہت سے سکول قائم کیا۔ وہاں کے لوگوں کو بہتر سہولت زندگی فراہم کرنے کی کوشش کی۔ اور بجلی جیسی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی اور صحت بہتر بنانے کے پروگرام کے منصوبہ بھی بنائے۔

سوال نمبر 2 جز (x) تعلیم میں سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے ممکنہ فوائد تلاش

Q. No. 2 Part (x)

* فوائد:-

1. تعلیم میں سرمایہ کاری سے ملک میں غربت اور ناخواندگی میں کمی واقع ہوگی۔
2. اس سے ایک تعلیم اور تندرست افراد معاشرے کا حصہ بنے گے۔
3. تعلیم میں سرمایہ کاری سے ملک میں سائنسی ایجادات کا شعبہ وسیع ہوگا اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔
4. تعلیم میں سرمایہ کاری سے تعلیمی شعبہ میں اضافہ ہوگا اور خواتین ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گی۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1) امام غزالی کا تعارف پیش کیجیے نیز امام غزالی کے نجومبز تدریس طریقے تفصیلاً لکھیے

* **امام غزالی کا تعارف:**

آپ کا نام امام محمد الغزالی کے طور پر مشہور تھا۔ آپ ایک بہترین استاد اور مفکرین تعلیم تھے۔ مفکرین تعلیم کی حیثیت سے ہی وجہ سے اہل مغرب میں بھی آپ کا لوہا مانا جاتا تھا۔ آپ کی کتابوں کے تراجم کئی یورپی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ کیمیا سعادت اور احیاء العلوم آپ کی اہم تصنیف تصنیف میں شامل ہے۔ آپ نظامیہ بغداد کے صدر بھی رہے آپ ایک بہترین مفکر تعلیم تھے۔

* **تدریسی طریقے:** تدریسی طریقے مندرجہ ذیل ہیں

* **طریقے تدریس:**

امام غزالی نے جدید دور میں طریقے تدریس کا جو نظام رائج کیا وہ طلبہ کی نفسیات کو نفسیاتی بنیادوں کے عین مطابق تھا۔ امام غزالی نے طریقہ تدریس کو بہت آسان بنانے کی سفارش کی اور کہا کہ طریقہ تدریس میں طلبہ کی نفسیات کو مدنظر رکھا جائے۔

تدریج کا اصول:

امام غزالی تدریج میں تدریج کو بہت اہمیت دیتے تھے وہ کہتے تھے کہ تدریس کو آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ کروایا جائے۔ آپ نے کہا کہ

(Section C)

سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

Q. No. 3 (Page 2)

بچوں کو پہلے مادری زبان میں تعلیم دی جائے اس کے بعد معمولی لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب سکھایا جائے اور پھر قرآن و حدیث کی تعلیم دی جائے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ابتدا میں بچوں کی عقل ناپختہ ہوتی ہے اس لیے پہلی وہ مادری زبان اور دوسری چیزوں پر عبور حاصل کرے اس کے بعد قرآن پاک کی تعلیم دی جائے۔

★ طلبہ کے رجحانات کے مطابق:

امام غزالی نے طریقہ تدریس میں طلبہ کے رجحانات کو خاص اہمیت دیتے تھے وہ اساتذہ سے کہتے تھے کہ اس میں طلبہ کے رجحانات کو مدنظر رکھا جائے

★ طلبہ کے استعداد کے مطابق:

امام غزالی طریقہ تدریس میں طلبہ کے استعداد اور ذہنی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے تھے اور اسے علوم پڑھائے جائے جو طلبہ کے استعداد اور ذہنی صلاحیتوں کے مطابق ہو۔

★ سابقہ علم سے مشروط:

امام غزالی کے نزدیک وہ علم موثر ہے جب سابقہ علم کے ساتھ مشروط کر دیا جائے وہ اساتذہ سے کہتے کہ طالب علموں کو نئے علم پڑھتے ہوئے ان کے سابقہ علم سے مشروط کیا جائے تاکہ ان کو زیادہ اچھے سے سمجھ آجائے۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

عملی طور پر علم حاصل کرنا:

امام غزالی کے نزدیک جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے تب تک وہ علم حاصل کرنے کا کوئی مقصد نہیں۔

استاد اور شاگرد کے تعلقات۔

* معلم کے آداب:

① معلم طالب علموں کو اپنے بیٹے اور بیٹوں کی طرح سمجھے اور نہایت نرمی سے پیش آئے۔
② اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کرے
③ تعلیم کا صلہ طلب نہ کرے نہ ہی تعریف کی خواہش کرے
④ طالب علموں کے ساتھ ان کے استعداد اور صلاحیت کے مطابق گفتگو کرے

* متعلم کے آداب

① اپنے علم پر تکبر نہ کرے۔
② استاذہ کے احترام اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے۔
③ تمام فنون پر کمال حاصل کرے۔ لیکن اب ایک فن پر پوری طرح مہارت حاصل کرے۔
④ طالب علم ایک فن پر پوری طرح مہارت حاصل کرنے سے پہلے دوسرے فن میں قدم نہ رکھے۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1) تعلیمی اداروں کے نظم و ضبط میں کمی کے اسباب کی وضاحت کریں۔ (کوئی سے پانچ)

* تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط:

تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط سے مراد اس ادارے کے طے شدہ اصول اور قانون کی خلاف ورزی نہ کی جائے بلکہ ان اصول اور قانون کی پابندی کی جائے تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کہلاتا ہے۔

* تعلیمی اداروں کے نظم و ضبط میں کمی کے اسباب:

تعلیمی اداروں کے نظم و ضبط میں کمی کے بہت سے اسباب ہے ان میں سے پانچ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ والدین کی عدم توجہی:

بچوں میں نظم و ضبط کی کمی کی ایک بڑی وجہ والدین کی لاپرواہی ہے۔ بچے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والدین سے حاصل کرتے ہیں اور معاشرہ میں زندگی گزارنے کے انداز کو سیکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرہ میں والدین کا اپنے کاموں میں مصروف ہونا اور بچوں کو مناسب توجہ نہ دینا یا نظم و ضبط کی کمی کی وجہ بنتا ہے جب والدین مناسب طور پر اپنا وقت اپنا پیار اور اپنی توجہ اپنے بچوں کو نہیں دیتے تو بچوں میں اسے رجحان پیدا ہوتے ہیں اور وہ نظم و ضبط کو قائم نہیں رکھ پاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بچے اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا شروع کرتے ہیں۔

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2) استادہ کی تربیت:

استادہ نظم و ضبط میں سب سے اہمیت کا حامل ہے وہ معاشرہ کے رسم و رواج سے کٹ کر آنے والی نئی نسلوں کی تربیت کرتے ہیں۔ ایسے میں غیر تربیت یافتہ استاد اور تعلیمی حالت میں کیے ہوئے استاد بچوں کی تربیت کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے ہیں ان میں سے بعض استادہ صرف ادارے کے اندر خود کو معلم سمجھتے ہیں اور بعض استادہ سیاسی حیثیت سے بھی اپنا فرائض سرانجام نہیں دیتے ہیں استادہ کے اس قسم کے یہ تمام رویے تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کی کمی کی وجہ بنتے ہیں۔

(ii) سیاسی لیڈر

سیاسی لیڈر میں نظم و ضبط کی کمی کی وجہ بتائیے
سیاسی

سیاسی لیڈر بھی تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط میں کمی کی وجہ بنتا ہے استادہ کا کام طالب علموں کی تربیت کرنا ہے نہ کہ اب تعلیمی اداروں کے استادہ بھی سیاست میں حصہ لے رہے ہیں اور اس کی وجہ سے تعلیمی میں جلسے جلوس کا ہونا، ہڑتال ہونا اور استادہ کا تعلیم کے بجائے سیاست کی طرف دھیان ہونا بھی نظم و ضبط کی کمی کی وجہ بنتا ہے۔

(iii) دیگر اقدامات:

ان کے علاوہ تعلیمی اداروں میں ایسے وجوہات پائے جاتے ہیں جو نظم و ضبط میں

(Section C)

سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

Q. No. 4 (Page 3)

کمی کی وجہ بنتا ہے ان میں اساتذہ کا
روپیہ سخت ہونا بہت زیادہ ہوم ورک
سزا دینا بچوں کو کتابیں خریدکر لانا اور بہت
سے دوسری ایسی چیزیں ہے کہ آنا جو بچوں کی
پہنچ سے دور ہو ان کی وجہ سے بھی بچوں میں
نظم و ضبط کی کمی کافی حد تک واقع ہوتا ہے

③ آبادی میں اضافہ

نظم و ضبط میں کمی کی ایک بڑی وجہ آبادی
میں اضافہ بھی ہے چونکہ ملک کی آبادی
بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے اور تعلیمی
اداروں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ تمام
بچوں کو داخلہ دے سکے ان کی بہتر تربیت
کر سکے۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

(5) تحریک علی گڑھ کے اثرات کا اجمالی جائزہ پیش کیجیے (کوئی سے پانچ)

تحریک علی گڑھ کے اثرات:-

① انگریزوں میں مفاہمت:-

تحریک علی گڑھ کا سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ اس سے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان مفاہمت پیدا ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کے مطالعات کو قبول کیا اور تعلیمی میدان میں ترقی کرنے لگے۔

② مغربی تعلیم

تحریک علی گڑھ سے مسلمانوں میں مغربی تعلیم کا اضافہ ہوا اور مسلمان بھی مغربی تعلیم حاصل کرنے کے لیے یونیورسٹی جانے لگے اور مسلمان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل خود کو بنانے لگے۔

③ معاشی خوشحالی:-

تحریک علی گڑھ سے معاشی خوشحالی کا کام عمل میں آیا اور لوگوں کو روزگار حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوئے اور لوگوں کی معاشی حالت تبدیل ہونے لگے اور وہ معاشی طور پر خود مختار ہونے لگے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

(4) **ذریعہ تعلیم:**

علی گڑھ کی تحریک سے مسلمانوں کو یہ فائدہ ہوا کہ اس میں ذریعہ تعلیم اردو ہی رہے گا اور اردو کو قومی زبان کی حیثیت بھی ملے گی۔ اس تحریک میں اردو کو ہی ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا۔

(5) **جذبہ آزادی:** اس تحریک سے مسلمانوں میں جذبہ آزادی پروان چڑھی اور لوگوں کے اندر شعور اجاگر ہوا اور لوگ اپنی آزادی کے لیے حدوجہد کرنے لگے۔

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)